رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ واسع علیم

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا | ہیں ابھی اک نورانی چہرے پس پردہ نہیں ہو

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ مقامی خریداروں ساڑھے چار روپیہ

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے - حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵

جلد ۳ | ۵ - ستمبر ۱۹۱۵ء | یکشنبہ | مطابق ۲۴ شوال ۱۳۳۳ھ | نمبر ۳۲

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

حضرت فضل عمر رضی خلیفہ برحق ایدہ اللہ کی طبیعت پہلے سے بفضل خدا بہت اچھی ہے۔ اور صحت روبترقی - فالحمد للہ

لنگر خانہ کے مہتمم صاحبان نے انتظام جدید کے ماتحت جن اصلاحات کو یکم ماہ حال سے جاری کیا ہے۔ انکے عمل درآمد سے اخراجات میں بہت کچھ کفایت نکل آئی ہے فجزاہم اللہ

غربا و ضعفاء کی مد میں جن لوگوں کو لنگر مسیح ع سے کہانے کی امداد ملتی تھی۔ اور تازہ اصلاح سے ان کے گذارہ پر ناگوار اثر پڑا ہے ان کی امداد کے واسطے حضرت اقدس کا خیال ہے کہ کوئی کارخانہ مناسب سرمایہ سے جاری کیا جائے جسمیں وہ لوگ دستکاری سیکھیں اور محنت مزدوری کرکے عزت کی روزی اپنی قوت بازو سے حاصل کر سکیں اور مختلف مقامات کی جماعتوں میں مجوزہ کارخانہ کی مصنوعات کو تجارتی اصول پر رواج دیا جائے۔ یہ تجویز بہت مبارک ہے اللہ تعالیٰ بارآور کرے۔

چوہدری فتح محمد صاحب مبلغ اسلام کا ہاتھ بٹانے کے لئے قاضی عبداللہ صاحب بی۔ اے بی ٹی انشاءاللہ العزیز ۵ ستمبر کو روانہ ولایت ہونگے۔ ۲ - ستمبر کو طلباء و اساتذہ مدرسہ احمدیہ نے قاضی صاحب موصوف کو ایڈریس دیا۔ اور حاضرین جلسہ کو طلباء مدرسہ کیطرف سے شیرینی تقسیم کیگئی۔ خلیفہ رشیدالدین صاحب اس جلسہ کے صدر قرار پائے تھے محمد عرفان طالبعلم نے تلاوت قرآن کی۔ احمد علی صاحب نے اس موقعہ کے مناسب حال براہین پنجم کے اشعار نہایت موثر لہجہ میں پڑھے عزیز محمود احمد خلف شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے پرزور الفاظ میں ایڈریس پڑھا اور بعد میں ماسٹر عبدالرحیم صاحب نے ایڈریس کی تائید میں مختصر سی تقریر کی جو بہت موثر اور پرجوش تھی اسکے بعد قاضی عبداللہ صاحب نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور سب سے دعا کی درخواست کی۔

اخبار احمدیہ

دلاور پور (مونگیر) سے حکیم خلیل احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ پورنیہ کے باشندوں نے یہ خواہش کی ہے کہ یہاں اعلیٰ پیمانہ پر احمدیت پر لیکچر دیئے جائیں۔ اور وہاں کے ہندو مسلمان وکلاء نے مجسٹریٹ سے ٹاؤن ہال لینے کے لئے درخواست کی ہے۔ امید ہے کہ حکیم صاحب موصوف تمام امور ضروری طے ہونے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت حاصل کرنے کے بعد دلاور پور سے پورنیہ شہر کو روانہ ہو جائیں گے۔ اور وہاں تبلیغ کے کام کو سرانجام دیں گے۔

کیمل پور سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مبلغ جو بغرض تبلیغ وہاں گئے تھے۔ اپنا کام انجام دیکر ...

راولپنڈی واپس آ گئے۔ کیمبل پور میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سے خلافت کے متعلق گفتگو ہوئی۔ لیکن ڈاکٹر صاحب مہذبانہ گفتگو کرنے سے معذور تھے ٭

سکرنڈ (سندھ) سے محمد پریل (؟) صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں سندھی اشتہارات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اور امید ہے کہ رفتہ رفتہ لوگ حق کو سمجھ لیں گے۔ چند روز ہوئے ہیں۔ کہ بوجہ میرے احمدی ہونے کے دو شخصوں نے میری سخت مخالفت کی تھی۔ خدائے غیور نے انہیں اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور وہ "انی مھین من اراد اھانتک" کے وعید سے حصہ پا رہے ہیں ٭

بٹالہ سے قادیان تک پختہ سڑک اور تار کے لئے بعض مقامات کے احباب نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور اور ڈائرکٹر جنرل بہادر محکمہ تار کی خدمت میں درخواستیں بھیجدی ہیں۔ امید ہے کہ دیگر سکرٹری صاحبان بھی اس طرح بہت جلد توجہ فرما کر درخواستیں بھیجنے کی کوشش کریں گے ٭

مقامی جلسوں کے متعلق اکثر دوست تعین تاریخ اور مضافات میں اطلاع دینے کے بعد پھر حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں۔ کہ فلاں تاریخ قادیان سے علماء بھیجدئے جائیں۔ چونکہ علماء قادیان میں ہر وقت تو بیٹھے نہیں رہتے۔ بلکہ اکثر دورہ پر رہتے ہیں۔ اس وجہ سے بعض دفعہ مجبوراً نفی میں جواب دینا پڑتا ہے۔ اس لئے احباب کو چاہئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی اجازت حاصل کرنے کے بعد جلسہ کی تاریخیں مقرر کیا کریں۔

مالیر کوٹلہ سے حافظ روشن علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ وہاں شیعہ صاحبان مباحثہ کرانا چاہتے ہیں۔ مگر ان کی حالت اس درجہ تک پہنچی ہوئی ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ اگر خدا بھی کہے اور امام الزمان بھی غار سے نکلکر کہیں۔ کہ تم ماتم نہ کرو تو ہم کبھی نہیں رک سکتے۔ سر بازار مکان ملنے میں کچھ روکیں پڑی ہوئی ہیں۔ امید ہے۔ کہ نواب صاحب کے مکان یا مسجد احمدیہ میں لیکچروں کا کوئی انتظام ہو جائیگا انشاء اللہ گو وہ مکان بازار میں تو نہیں لیکن شارع عام ہے۔ اس لئے وہاں بھی تقریروں کا ہونا خدا چاہے تو مفید ہی ہوگا۔ کل ایک جلسہ [illegible] ان صاحب کے مکان پر ہوا۔ جس کا

خدا کے فضل سے اچھا اثر پڑا۔ اور اب یہ تحریک کی جائیگی کہ دوسرے احمدی احباب بھی اپنے مکانات پر وعظوں وغیرہ کا انتظام کریں۔ تاکہ اچھی طرح لوگوں تک حق پہنچایا جاوے ٭

حضرت مولینا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب مولوی صاحب کے لئے خاص توجہ سے دعا فرماویں۔

ایر اسٹیٹ میں ہمارے مکرم بھائی محمد عبد اللہ صاحب کچھ دنوں سے ایک سخت ابتلا میں تھے۔ آپ نے حضرت کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا۔ خدا تعالیٰ نے ان کے حال پر فضل و کرم فرمایا۔ اب وہ لکھتے ہیں۔ کہ حضور کی دعاؤں سے مولیٰ کریم نے میری مشکلیں آسان کردیں۔ فالحمد للہ الحمد للہ ثم الحمد للہ ٭

جنگ کی خبریں

مشرقی معرکہ کارزار میں اسوقت ریگا کے اردگرد لڑائی کا بڑا زور ہے۔ برسیٹ لٹووسک سے جانب مشرق روسی نہایت شدت سے حملے کر رہے ہیں۔

گلیشیا میں آسٹریا و جرمنی کی افواج متحدہ کو سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ خود جرمنی کے مراسلہ سرکاری میں اس کو تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ دریائے سٹریپا کی طرف روسی افواج قاہرہ نے غنیم کی ترقی کو اپنے جوابی حملوں سے روک دیا ہے۔ ایک اور قابل ذکر امر یہ ہے کہ ریگا کے جنوب مشرق میں بھی روسیوں نے سپاہ دشمن کی بے طرح خبر لی ہے۔ ایک جرمن مراسلہ سرکاری سے پایا جاتا ہے۔ کہ گو جرمن گراڈنو اور ویلنا کی جانب سر نکال رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک وہ روسیوں کے قابو میں ہیں۔ دریائے میبا پر روسی حملے جاری ہیں اور فریڈرکسٹاٹ سے جانب شمال مغرب دریائے ڈوینا کو عبور کرتے ہوئی لشکر غنیم کو روسیوں نے پسپا کردیا ہے اور جرمن سپاہ جو دریائے مذکور کے دائیں جانب عبور کر گئی تھی۔ اسکو بھی روسیوں نے بھگا دیا ہے۔

۲۹۔ اگست کو دشمن کا شبانہ روز حملہ گویا ایک طوفان آتشبار تھا لیکن روسیوں نے اس کے سارے خونریز حملے بہ نقصان کثیر پسپا کر دئے۔ اور دریائے وینا کے دائیں کنارے

اب روسیوں کی جارحانہ کارروائی کامیابی کے ساتھ جاری ہے انہوں نے علاقہ جات تگسک۔ سٹرا۔ اور کرزالک پر بھی دشمن کے مزید حملے پسپا کئے۔ روسیوں نے ۲۹۔ اگست کو غنیم کے دو سو آدمی بھی گرفتار کئے۔

مغربی محاذ کے متعلق ایک مراسلہ سرکاری مورخہ یکم ستمبر کا بیان ہے۔ کہ بلجیم۔ ارٹوئس شمالی ووور اور بیابان ایرمنٹ میں زور شور کی گولہ باری ہوئی چار دن تک رات دن گویا شیں گولوں کا مینہ برستا رہا۔ خندقوں۔ شیلٹروں چھاؤنیوں اور ڈیپوز پر گولے چھاگئے۔ ایسی شدید اور اتنی دیر تک گولہ باری کبھی نہ ہوئی ہوگی۔ جرمنوں نے کئی روز سے منہ نہیں دکھایا ہے ٭

گلیشیا میں آسٹرو جرمن افواج نے طویل خوشی کے بعد ۲۹ و ۳۰۔ اگست کو تمام محاذ پر پہلے ہلکی اور بھاری توپوں سے گولہ باری کی۔ پھر حملوں کا ایک سلسلہ شروع کردیا۔ یہ حملے زلوکزو کے شمال میں خاص طور پر شدید تھے۔ اور شبخون بالخصوص اضلاع پومورزنی اور زلورد وغیرہ میں خونریز تھے۔ مگر غنیم کے یہ سارے حملے پسپا کئے گئے۔ اور ان میں اسکو نقصان عظیم پہنچا۔ بعض علاقوں سے تو اسے مجبوراً گریز ہی کرنا پڑا روسیوں نے ایک وسیع محاذ میں بڑا زبردست جوابی حملہ کیا جو کامیاب ہوا۔ اس مقابلہ میں تیس ۳۰ توپیں چوبیس ۲۴ کلدار توپیں اور تین ہزار قیدی روسیوں کے ہاتھ آئے۔ جن میں سے نصف جرمن ہیں۔

مانٹینگرو کی سپاہ نے آسٹریا کی پیدل جمعیت کو بھگا دیا ہے۔

زیورچ سے ایک نامہ نگار خبر دیتا ہے کہ سوئٹزرلینڈ میں جتنے رومانی افسر تھے سب ۲۵۔ اگست کو واپس بلائے گئے۔ اور حکم ہوا ہے کہ جو ۳ روز کے اندر اندر روانہ ہو سکیں۔ وہ برنڈسی کے رستے سے آئیں۔

فرنچ ذرائع سے تصدیق ہوئی ہے کہ جرمنی کے تیس لاکھ کے زیادہ جنگی جوان مسلح ہیں اور اسوقت وہ سامان ضروری کی تکلیفات میں مبتلا ہیں۔

نائیجیریا کی سرکاری اطلاع ہے کہ جرمن علاقہ کیمرون (مغربی افریقہ) میں جو لڑائی ہوئی اسکے بعد قصبہ گاسچک پر برٹش قبضہ ہو گیا۔ ہماری افواج نے ۲۹۔ اگست کو دشمن کے ایک مورچہ پر اچانک دھاوا بھی کیا

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خواجہ کمال الدین صاحب کے اعتراضات کا جواب

خواجہ صاحب کا ایک مضمون پیغام (مورخہ ۲۶ و ۲۹ اگست) میں شائع ہوا ہے جس کا مفصل جواب تو بشرط ضرورت اپنے وقت پر بزرگانِ ملت میں سے کوئی صاحب دینگے۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خواجہ صاحب نے اس میں مسئلہ نبوت کے متعلق کوئی نیا اعتراض پیش نہیں کیا بلکہ وہی باتیں ہیں جن کا جواب حضرت سیدنا وامامنا خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریروں میں موجود ہے۔ پس میں خواجہ صاحب کے ان اعتراضوں کے جواب میں جو مسئلہ نبوت کے بارے میں ہیں۔ صرف اپنے سید و مولیٰ کی تحریریں ہی پیش کر کے اس امر کا انصاف پبلک پر چھوڑ دوں گا کہ کیا خواجہ صاحب ان محکم دلائل میں سے ایک کو بھی اٹھا سکے ہیں؟

پہلا اعتراض | "خدارا غور کرو اور ان اشتہارات کو دیکھو جو میاں صاحب کے تھوڑے دن ہوئے اردو سندھی میں شائع فرمائے اردو تو میں نے قادیان کے ایک اخبار میں پڑھا۔ حضرت مرزا صاحب کو **صرف** بطور مجدد صدی پیش کیا گیا ہے۔ (۲) حضرت صاحب کو قبول نہ کرنیوالے کو موت جاہلیت کے حکم سے ڈرایا گیا ہے (۳) حضرت اعلیٰ کی اس نبوت کے ذکر کرنے کی بھی میاں صاحب کو جرأت نہیں ہوئی۔ جسکے ہم بھی قائل ہیں (۴) دیکھو میاں صاحب نے اب میرے قدم پر قدم رکھا ہے (۵) کیوں ان (غیر احمدیوں) کو نہیں لکھا جاتا کہ تم اگر حضرت کی نبوت اور مسیحیت کو قبول نہ کروگے تو کافر ٹھہروگے"

جواب | ناظرین کرام میں وعدہ کر چکا ہوں کہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہوں گا۔ پس اگرچہ ان اعتراضوں کے کئی جواب ہو سکتے ہیں مگر میں اسکے جواب میں صرف اس اشتہار کی بعض عبارات نقل کر دیتا ہوں جو اردو میں خواجہ صاحب نے قادیان کے ایک اخبار سے پڑھا یعنی الحکم مورخہ ۱۴/۲۱ مئی ۱۵ء میں۔ ذرا آپ اس معترض کی دیانت اور ایمانداری کا اندازہ لگائیں حضرت خلیفۃ ثانی کے الفاظ یہ ہیں:-

> اسلام فاتح ہو گیا ××× کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں بھی اسے نہ چھوڑا اور **اپنا رسول بھیجکر اسکی تائید کی۔**

معترض میں اگر کچھ بھی شرم و حیا ہے۔ تو کیا اسکی دیانت کی یہ پردہ دری اسے عرقِ ندامت میں غرق کر نیکو کافی نہ ہوگی؟ وہ لکھتا ہے کہ میاں صاحب نے مسیح موعودؑ کو صرف بطور مجدد پیش کیا اور جزوی نبی اور ناقص رسول لکھنے کی بھی جرأت نہیں ہوئی پھر اگر ایک بار نظر اچٹ گئی تھی تو کیا اس فقرے پر بھی نظر نہ پڑی جو حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ نے اپنے اس اشتہار میں (جسے خواجہ صاحب نے خود قادیان کے ایک اخبار میں پڑھا ہے) لکھا ہے دیکھو فرماتے ہیں:-

> جو لوگ خدا کیطرف سے آتے ہیں وہ اپنے ساتھ نشان رکھتے ہیں چنانچہ **اس رسول** کی صداقت کے لئے بھی خدا تعالےٰ نے لاکھوں نشانات دکھائے ہیں

اب یہ کسقدر بے ایمانی اور بددیانتی ہے کہ **رسول** کا لفظ دوسری بار دیکھ کر اور پڑھ کر پھر پبلک میں اعلان کیا جائے کہ میاں صاحب نے مسیح موعود کو صرف بطور مجدد پیش کیا ہے اور جزوی نبی لکھنے کی بھی جرأت نہیں ہوئی پھر میں کہتا ہوں اگر دوبار نظر انداز ہو گیا تھا اور سیگرٹ کے زہریلے دھوئیں سے اس قدر آنکھیں دھندلی ہو گئی ہیں تو کیا تیسری بار کا لکھا ہوا بھی دکھائی نہ دیا؟ دیکھو سیدنا محمود اسی اشتہار میں جسے خواجہ صاحب قادیان کے ایک اخبار میں پڑھ چکے ہیں فرماتے ہیں:-

> میں نے صرف اسبات پر اکتفا کی ہے کہ میں تمام مسلمانوں کو بتا دوں کہ اگر وہ اس زمانے کے **کسی رسول** کا پتہ نہ لگائیںگے تو غیر مذاہب والوں کے سامنے انھیں شرمندہ ہونا پڑے گا۔

سچ ہے لھم اعین لا یبصرون بھا۔ ورنہ ہو نہیں سکتا کہ تین بار حضرت مرزا صاحب کو **رسول رسول** کہکر پکارا جائے اور پھر ہمارے دوست خواجہ کمال الدین صاحب یہی کہے جائیں کہ صرف بطور مجدد پیش کیا۔ کیا جسے مجدد کہا جائے وہ رسول نہیں ہوتا؟ ہمارے آقا مسیح موعودؑ نے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی **مجدد** لکھا ہے۔ پس اگر سیدنا محمود نے مسلمانوں کو متوجہ کرنے کے لئے مجدد بھی لکھا تو کونسا کفر لازم آگیا؟ کیا کبھی میرے آقا نے کہیں لکھا ہے کہ حضرت صاحب کو مجدد کہنا درست نہیں۔ ہاں یہ فرمایا ہے کہ آپ کو رسول نہ ماننا یا ضرورت کے موقعہ پر ظاہر نہ کرنا منافقت ہے اور آپ تو وہ ہیں جو سرے سے سلسلہ احمدیہ کا ذکر ہی سم قاتل سمجھتے ہیں اور اپنے عقائد تبدیل کرنے کے بعد آپ کو کبھی جرأت نہیں ہوئی کہ مسیح موعودؑ کو خدا کا رسول یا نبی کہیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ یہ نہیں کہا کہ **نہ مانوگے تو کافر ٹھہروگے**۔ افسوس ہے کہ آپ نے اسی اشتہار میں مندرجہ ذیل الفاظ پڑھے ہیں اور پھر ان کا کفر کیا ہے۔ دیکھو وہاں تو صاف لکھا ہے:-

> جو مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا تو اسکی موت ایسی ہی ہے جیسے کہ **اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانے کے کافروں کی ہوتی تھی۔**

کیا اس سے زیادہ کھلے الفاظ اور کوئی ہو سکتے تھے؟ جن میں یہ ظاہر کیا جاتا کہ نہ مانوگے تو کافر ٹھہروگے۔ اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانے کے کافروں میں تو ملا دیا۔ اور کیا فرماتے؟ میرے خیال میں اس سے زیادہ سخت الفاظ اور ہو نہیں سکتے تھے کیونکہ جاہلیت کے زمانے کے کافر تو مشرک بھی تھے اور بعض یہودیوں اور عیسائیوں سے زیادہ گمراہ تھے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم کے بعد کسی نبی و رسول کو نہ مانتے تھے اور بعض سلسلہ نبوت کے منکر اور خدا کے منکر تھے پس اس گروہ کفار میں مسیح موعودؑ کے نہ ماننے والوں کو شامل کرنا بڑے دل گردہ کا کام ہے اور باوجود اس کے پھر یہ اعتراض کہ آپ نے "نہ مانوگے تو کافر ٹھہروگے" نہیں کہا۔ انتہا درجہ کی افتراء پردازی۔ بددیانتی حق پوشی اور ناحق کوشی ہے کہ کسی پر وہ الزام لگایا جائے جس کا وہ مرتکب نہیں ہوا۔ پھر آپ نے لکھا ہے کہ مسلمان کہا ہے کافر نہیں کہا۔ کیوں جناب تو کیا انھیں ہندو کہا جاتا آخر ہر ایک قوم کا ایک نام ہوتا ہے جس سے وہ دوسروں سے ممتاز ہوتی ہے۔ دنیا جہاں میں لاکھوں کافر ہیں۔ جب ہم یہودی کہتے ہیں تو کیا اس سے ہماری مراد ہدایت یافتہ ہوتی ہے؟ اور جب ہم عیسائی کہتے ہیں تو کیا اس سے ہمارا یہ مقصود ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ کے سچے متبعین؟ یہ تو نام ہیں۔ پس اسی اعتبار سے مسلمان کہا جاتا ہے اور ان سے ممتاز ہونے کے لئے سچے مسلمانوں کا نام **احمدی** مذہب کے مسلمان قرار پایا ہے ●

تحفۃ الملوک پر بھی آپ کا اعتراض ہے کہ اس میں بھی بطور مجدد ہی پیش کیا حالانکہ اس میں مسیح موعود کو خاتم النبیین کا وجود قرار دیا گیا ہے اور آپ کی بعثت کو آنحضرت صلعم کی بعثت فرمایا ہے اور ہم یہ حوالے کئی بار الفضل میں دے چکے ہیں مگر تمہیں تو اعتراض سے کام ہے احقاق حق سے تو غرض ہی نہیں دیکھو حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۲۷۸ پر آپ نے اس اعتراض کا دندان شکن جواب لکھا ہے جو کہتے ہیں کہ اگر مسیح موعودؑ نبی تھے تو آپ نے اپنے آپ کو مجددین میں کیوں شامل کیا؟ اور ان کے تتبع میں حضرت میاں صاحب کیوں اولاً مجدد کے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔

جبکہ حضرت مسیح موعود صاف طور پر فرما چکے ہیں کہ "غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ **اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"** (حقیقۃ الوحی صہ ۳۹۱)

پھر یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر پہلے لوگ اس خطاب کو پاتے تو امر ختم نبوت مشتبہ ہو جاتا جیسا کہ پہلے کسی موقعہ پر لکھا جا چکا ہے تو اب باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں کہ (۱) پہلے بزرگ نبی کا نام پانے کے مستحق نہیں (۲) کثرت اطلاع امور غیبیہ کی اس میں شرط ہے جو ان میں نہیں پائی جاتی (۳) اس نام سے آپ ہی مخصوص ہیں (۴) اگر پہلوں کو بھی نبی بنا دیا جاتا تو امر ختم نبوت مشتبہ ہو جاتا اور آپ کے سوا اس امت میں سے کسی اور شخص کو نبی کس طرح کہا جا سکتا ہے بتاؤ کہ ایسے محکم حوالہ کے ہوتے ہوئے جس میں آپ پہلوں کے نبی ہونے کی نفی کرتے ہیں اس کی وجہ بھی بتاتے ہیں اس نام کے پانے کا مستحق صرف اپنے آپ کو بتاتے ہیں اور پہلے بزرگوں کے نبی قرار دینے سے ختم نبوت میں نقص پیدا ہو جانے کا احتمال بتاتے ہیں کسی شخص کا ایک ایسے حوالہ سے جس سے یہ ثابت ہو کہ آپ پہلے مجددین سے اپنے آپ کو مشابہ قرار دیتے ہیں اور اُن کی نبوت کی نسبت بھی اقرار کرتے ہیں اگر سند پکڑنا عیسائیوں والی چال نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک شخص نبی کا رتبہ پانے کے لئے مخصوص ہو۔ اسکے بغیر کوئی شخص اس نام کا مستحق نہو۔ جن شرائط کے پائے جانے سے کوئی شخص نبی بنتا ہو وہ دوسروں میں پائی بھی نہ جاتی ہوں۔ اگر وہ نبی بنجائیں۔ تو امر ختم نبوت مشتبہ بھی ہو جائے۔ اور پھر بھی پہلے اولیاء نبی ہو جائیں × × × × جبکہ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک قسم کی نبوت جو جزوی نبوت کہلاتی ہے۔ محدثین میں بھی قبول کی ہو اور جبتک کہ آپ نبی کی تعریف شریعت جدیدہ کا لانا یا بلاواسطہ نبوت پانا قرار دیتے رہے۔ اسوقت تک اپنے آپ کو بھی انہی محدثین سا نبی قرار دیتے رہے تو کیوں اس حوالہ کو دوسرے حوالہ سے اس طرح مطابق نہیں کرتے کہ جہاں دوسرے محدثوں میں اپنے آپ کو شامل کرتے ہیں۔ اس سے محدثیت والی جزوی نبوت کی بہت مشابہت مراد ہے۔ اور جہاں ان سے الگ کرتے ہیں وہاں وہ نبوت مراد ہے جو اس امت میں اور کسی شخص کو نہیں ملی × × × × × اور ہم کب کہتے ہیں کہ مسیح موعود محدث نہ تھے۔ آپ بھی اسی طرح محدث تھے جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم محدث تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت حضرت مسیح موعود نے مجدد اعظم کا لفظ استعمال کیا ہے × × × × × × × پس سوال کرنے والے کی حیثیت کے مطابق جواب ہوتا ہے۔ اور چھوٹے درجہ والوں کی مشابہت بتانے سے ہمیشہ یہ مراد نہیں ہوتی۔ کہ بڑا درجہ حاصل نہیں بلکہ اگر دوسری جگہ عموم کی تخصیص کر دی گئی ہو۔ تو تخصیص زیادہ معتبر ہوگی۔ اور یہ ایک ایسا قاعدہ ہے جس سے کسی عقلمند کو انکار ہی نہیں ہو سکتا۔

دوسرا اعتراض

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات۔ اس حدیث سے حضرت اعلےٰ نے سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے اور بعد میں استدلال کیا ہے۔ اب اس کے لفظی معنوں پر غور کرو۔ یعنی نبوت میں مبشرات کے علاوہ دیگر امور بھی داخل ہیں۔ × × اس لئے جس میں خالی مبشرات ہوں وہ حقیقی معنوں میں نبی نہیں انہیں نبوت کی ایک جزو ہے × × × اب اگر مبشرات ہی عین نبوت ہے جیسے میاں صاحب کا خیال ہے تو پھر حدیث نبوی × × یوں پڑھنی چاہیئے۔ لم یبق من النبوۃ الا عین النبوۃ ۔

جواب اس کا جواب حقیقۃ النبوۃ میں حضرت خلیفہؓ ثانی دے چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۸۳۔ جہاں آپنے اس حدیث کے معنے مسیح موعود کے لکھے ہوئے نقل کئے ہیں

وقد قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات ای لم یبق من انواع النبوۃ الا نوع واحد وھی المبشرات × × × ولکن النبوۃ التی لیس فیہا الا المبشرات فھی باقیۃ الی یوم القیمۃ لا انقطاع لھا ابدا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پس یہ اس حدیث کے معنے کھل گئے اور لم یبق من النبوۃ الا عین النبوۃ کا اعتراض دفع ہوا۔ کیونکہ حضرت صاحب فرماتے ہیں نبوت کی قسموں میں[1] سے ایک وہ قسم ہے جسمیں صرف مبشرات ہوں اور اس کا نام نبوت جزوی بمقابلہ **اس نبوۃ کاملہ تامہ** کے رکھا ہے جو **وحی شریعت کی حاملہ** ہو اور نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ شریعت[1] اور کتاب بھی لائے چنانچہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۸۰ پر ہے:۔

پس جب ایک شخص کی نسبت ثابت ہو جائے کہ اسے کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دیگئی ہے تو وہ بہرحال نبی ہوگا کیونکہ یہ بات مطابق ارشاد الٰہی غیر نبی میں پائی ہی نہیں جاتی × × × ×

دوسرے یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ "نبی کے حقیقی معنو پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف

---

[1] اس سے خواجہ صاحب کا وہ اعتراض رد ہوا جو ان الفاظ میں ہے۔ "انبیاء علیہم السلام آئے اور شریعت کا کوئی نہ کوئی حصہ لاتے رہے" منہ ۔

مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا **اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو**" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

پھر فرماتے ہیں "**نبی کا شارع ہونا شرط نہیں** یہ صرف موہبت ہے جس سے امور غیبیہ کھلتے ہیں" (ایک غلطی کا ازالہ) اسی طرح شہادۃ القرآن صفحہ ۴۳ میں فرماتے ہیں "بعد توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے کہ تا انکے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دور پڑ گئے ہوں پھر ان کو توریت کے اصلی منشاء کیطرف کھینچیں"۔ اسی طرح فرماتے ہیں "بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی صرف خدا کیطرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے" بدر ۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء۔ ان تینوں حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نزدیک نبی کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ کوئی شریعت بھی لائے ۔۔

۔۔ بلکہ آپکے نزدیک بنی اسرائیل میں ایسے کئی نبی گذرے ہیں جو شریعت نہیں لائے تھے اسی طرح یہ بھی ظاہر ہے کہ نبی کے لئے بلاواسطہ نبوت پانا بھی کوئی شرط نہیں ٭

پس دیکھنا یہ چاہیئے کہ نبی کی تعریف آپ پر صادق آتی ہے یا نہیں۔ جب تعریف صادق آئے گی تو لامحالہ مسیح موعود جماعت انبیاء میں داخل ہونگے۔ آپ ہزار بار کہیں کہ خالی مبشرات والا حقیقی معنوں میں نبی نہیں۔ مگر جب مسیح موعود اسکو نبی قرار دیتے ہیں تو پھر آپ کا قول اور آپ کی وہ غلط تشریح جو آپ اس حدیث کی کرتے ہیں مردود مسترد ہونے کے قابل ہے سیدنا محمود نے حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۳۷ تا ۴۲ پر مسیح موعود کی تحریروں سے نبی کی تعریف لکھی ہے:-

حضرت مسیح موعود کے نزدیک بھی نبی کی تعریف وہی ہو جو میں اوپر قرآن کریم واحادیث اور لغت کے رو سے ثابت کر آیا ہوں × × × × چنانچہ فرماتے ہیں:-

(۱) نبی اسی کو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بکثرت آیندہ کی خبریں دے۔ چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۱

(۲) آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ ومخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی **کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں**" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

(۳) **خدا کی یہ اصطلاح ہے** جو کثرت مکالمات ومخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے یعنے ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہوں" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵)

(۴) جبکہ وہ مکالمہ ومخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کے رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اسمیں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر **تمام نبیوں کا اتفاق ہے**" (الوصیت صفحہ ۱۲) ×× ××× **نبی اسی کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی وقطعی بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل ہو اسی لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا** مگر بغیر شریعت کے" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵ و ۲۶)

اب بتاؤ کہ اگر المبشرات والا۔ نبیوں کی جماعت میں داخل نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود کیوں خدا کی اصطلاح میں۔ تمام نبیوں کی اصطلاح میں اور اپنے نزدیک اسے نبی فرماتے ہیں کیا تمہارا علم خدا کے مامور ومرسل مسیح موعودؑ سے بڑھ کر ہے اور تم اس مقدس وممسوح سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سمجھ سکتے ہو؟ اور یہ جو تم نے

تیسرا اعتراض

ومانرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین کے غلط معنے سیدنا محمود کی طرف منسوب کر کے اس پر اپنی منطق دانی کا اظہار کیا اور لکھا ہے کہ "اس طرح ہر مومن رسول ہو سکتا ہے (جو خدا کی نگاہ میں مومن ہو گا وہ مبشر ہو سکتا ہے اس لئے وہ آیت بالا کے ماتحت حسب استدلال میاں صاحب رسول ہے") اس کا جواب پہلے ہی سے حضور نے دیدیا ہے دیکھو حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۵۷

اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ یعنے رسول جو ہم بھیجتے ہیں تو ان کا یہ کام ہوتا ہے کہ بعض افراد اور جماعتوں کے لئے خوشخبریاں دیتے ہیں اور بعض کو ڈراتے ہیں یعنے انکی اخبار معمولی نہیں ہوتیں بلکہ ایک قوم کی ترقی اور ایک دوسری قوم کی تباہی کی خبریں لے کر وہ آتے ہیں۔ × × × × × × × × × × ×

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین۔ ہم رسولوں کو جو بھیجتے ہیں تو ان کا کام ہی یہ ہوتا ہے۔ کہ مبشرات ومنذرات لاتے ہیں۔ اب کیسے تعجب کی بات ہے۔ کہ جس بات کو اللہ تعالیٰ عین نبوت قرار دے۔ اسی کو نبوت کے انکار کی دلیل قرار دیا جائے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی شخص کہے۔ کہ فلاں شخص کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ لکڑی سے میز بنا رہا تھا جس سے ثابت ہوا کہ وہ نجار نہیں۔ اور فلاں شخص کو دیکھا کہ وہ ہل چلا رہا تھا معلوم ہوا۔ کہ اسے ہل چلانا نہیں آتا۔ فلاں شخص کو دیکھا کہ وہ لڑکوں کو پڑھا رہا تھا۔ ثابت ہوا۔ کہ وہ استاد نہیں × × × × × × × × لغت اور قرآن کریم اور پہلے انبیاء کے عقائد اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے تو نبوت کی شرائط ہی یہ معلوم ہوتی ہیں۔ کہ کثرت سے امور غیبیہ ظاہر ہوں جو انذار وتبشیر کی عظیم الشان خبروں پر مشتمل ہوں۔ اور خدا تعالیٰ نبی نام رکھے۔ بس ہر مومن مبشر رسول نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ مومن جس پر کثرت سے امور غیبیہ ظاہر ہوں جو انذار و تبشیر کی عظیم الشان خبروں پر مشتمل ہوں اور خدا اس کا نام نبی رکھے ٭

چوتھا اعتراض

پھر آپ نے مواہب الرحمٰن کے ایک حوالہ سے غلط استدلال کیا ہے اور لکھا ہے کہ "مرزا صاحب جس جماعت میں کا ایک ممتاز اور بے مثل انسان ہے وہ ان اولیاء اُمت کا گروہ ہے" × × × "اور پھر اس جماعت کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ نبی درحقیقت نہیں ہوتے بلکہ ان میں رنگ نبوت کا ہوتا ہے" اس کا جواب بھی حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۹۷-۹۸ پر مرقوم ہے:-

جواب وتؤمن بانہ خاتم الانبیاء لا نبی بعدہٖ الا الذی ربی من فیضہ واظہرہٖ وعدہٗ ۔ وللہ مکالمات ومخاطبات مع اولیائہ فی ھٰذہ الامۃ وانھم یعطون صبغۃ الانبیاء ولیسوا نبیین فی الحقیقۃ ۔ ×× × × ××× دیکھو اس جگہ اس نبی سے اولیاء کو علیحدہ کیا ہے کہ ایک تو وہ نبی ہے جو آپ کے فیض سے نبی ہوا ۔ اور جسکی بابت آپ کی پیشگوئی تھی کہ وہ **نبی اللہ** ہوگا ۔ اور ایک اولیاء ہیں کہ ان کو بھی مکالمات ومخاطبات سے حصہ ملتا ہے لیکن اولیا کے لئے کثرت کی شرط نہیں لگائی ۔ صرف مکالمات ومخاطبات فرمایا ہے ۔ × × × × × × × اور اس حوالہ سے دو الگ چیزیں ثابت ہیں ایک نبوت کا وجود جو فیض محمدی سے حاصل ہونیوالی تھی ۔ اور ایک ولایت کا وجود جو وہ بھی فیض محمدی سے حاصل ہوتا ہے لیکن اس کے لئے کثرت مکالمات شرط نہیں ۔ اور جو لوگ ان اولیاء کو بھی نبیوں کے گروہ میں شامل کریں جنکی نسبت قرآن کریم میں اظہار علی الغیب کی شرط لگی ہوئی ہے ۔ وہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے انکی نسبت شیطان کا لفظ استعمال فرمایا ہے ۔

غرض جن کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ وہ حقیقت میں انبیاء نہیں وہ تو اولیاء ہیں اور ان کا الگ ذکر ہے آپنے اپنے لئے تو یہ فقرہ فرمایا **او خاتم الانبیاء است بعد او ہیچ پیغمبرے نیست مگر آنکہ از فیض او پرورش یافتہ باشد وموافق وعدہ او ظاہر شد** “ اور اس کے آگے اولیاء کا ذکر الگ کیا ہے اور جماعت اولیاء سے آپ نے ہمیشہ اپنے آپ کو الگ گنا ہے چنانچہ حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۲۳۳ پر سیدنا محمود لکھتے ہیں :-

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک شخص کا نام نبی رکھا ہے ۔ اور ہمارا حق نہیں کہ آپکے حکم کے سوا اور کسی کا نام نبی رکھ دیں پھر یہی نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف مسیح موعودؑ کا نام نبی رکھا ہے بلکہ یہ بھی فرمادیا ہے کہ لیس بینی وبینہ نبی ۔ یعنی اس کے اور میرے درمیان کوئی اور نبی نہیں ۔ پس خاتم الانبیاء کی گواہی کے باوجود ہم کسی کو نبی کس طرح کہہ سکتے ہیں ۔ × ××× ××× × × × × دوسری شہادت اس بات کی تائید میں کہ حضرت مسیح موعودؑ سے پہلے کوئی اور ولی یا بزرگ یا محدث نبی نہیں ہوا ۔ گو بوجہ محدثیت جزوی نبوت ان لوگوں میں پائی جاتی ہو ۔ خود حضرت مسیح موعود کی اپنی تحریریں ہیں ۔ × × × × × × ××× آپ فرماتے ہیں :-

” غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس اُمت میں سے گذر چکے ہیں ۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا ۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اُس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی ۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اس اُمت میں اپنے سے پہلے کسی اور شخص کے نبی ہونے سے قطعی انکار کیا ہے پس جب مسیح موعود کہتا ہے کہ اُمت محمدیہ میں اس وقت تک صرف میں ہی ایک شخص ہوں جو نبی کہلانے کا مستحق ہوں تو اب بتاؤ کہ جو لوگ ہر بزرگ اور ولی کو نبی بنا رہے ہیں اور اس طرح مسیح موعود کی نبوۃ کو باطل کرنا چاہتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دینگے ✤

ان شواہد کے باوجود پھر بھی مسیح موعود کی نبوۃ کو مجازی قرار دینا ۔ اور اس مجازی سے مراد برائے نام لینا جیسے بہادر کو شیر کہہ دیتے ہیں ۔ انتہاء درجہ کی خوش فہمی و حسن عقیدہ ہے اور اس سے بڑھ کر دیدہ دلیری یہ کہ حضرت مسیح موعود تو فرماتے ہیں :- **ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانے کے لئے مقدر تھا ۔ سو وہ ظاہر ہوگیا** ۔ اور ایک شخص لکھتا ہے کہ ” آپ کی نبوت کا نام مجازی رکھا گیا آپ ایک اولوالعزم نبی کے **بعض کمالات** کے مظہر ہیں “ سیدنا محمود نے تو مجاز پر مکمل بحث کردی تھی اس کا جواب خواجہ صاحب کے امیر و مطاع (مولوی محمد علی صاحب) سے نہ ہوسکا تو خواجہ بیچارے کو کیا آتا جو علم معقول سے ایسا ہی ناآشنا ہے جیسا کہ وہ قرآن مجید کی آیات کو صحیح پڑھنے سے اور جیسا بعض آیات پڑھنے سے ان الفاظ میں انکار کیا جاتا ہے کہ صاحبان اس وقت جو آپ بے وضو بیٹھے ہیں میں قرآن مجید کی آیت پڑھ کر آپ لوگوں کو گنہگار نہیں کرنا چاہتا ✤

پانچواں اعتراض

اور

اس کا جواب

اسی طرح اس مسئلہ مجاز وحقیقت کو ان الفاظ سے مشتبہ کر دیا ہے کہ ” جاؤ دُنیا جہان کی لغات بہت کھول ماروا اور مجاز کے معنے دیکھو ۔ مجاز وہ ہے جو اصل سے کچھ مشابہت رکھے نہ کہ اصل ہو “ اور یہ نہیں سمجھا کہ یہاں بحث شرعی اصطلاحات کے رو سے ہے پس معتبر کتب اصول فقہ سے آپ کو مجاز وحقیقت کی حقیقت دکھلائی گئی ۔ اگر کچھ ہمت ہے تو اسکی تردید کرو اور اپنے ساتھ راولپنڈی کے شاہنواز کو بھی ملالو ۔ حقیقۃ النبوۃ میں خلاصۃً فرماتے ہیں :-

حقیقت کی چار قسمیں ہیں ۔ حقیقت لغویہ ۔ حقیقت شرعیہ ۔ حقیقت عرفیہ خاص اور حقیقت عرفیہ عام ۔ اور ان میں سے ہر ایک حقیقت کے مقابلہ میں ایک مجاز ہوتا ہے یعنی اگر حقیقت لغویہ ہو تو اسکے مقابلہ میں مجاز لغوی ہوگا ۔ اور اگر حقیقت شرعیہ ہے تو اس کے مقابلہ میں مجاز شرعی ہوگا اور اگر حقیقت عرفیہ خاص ہے تو اس کے مقابلہ میں مجاز عرفی خاص ہوگا ۔ اور اگر حقیقت عرفیہ عام ہے تو اس کے مقابلہ میں مجاز عرفی عام ہوگا اس کے علاوہ یہ بھی یاد ہے کہ مجاز ہمیشہ حقیقت کے مقابلہ میں ہوتا ہے ۔ اور حقیقت سے مجاز کا پتہ لگایا جاتا ہے نہ کہ مجاز سے حقیقت کا اب اس مسئلہ کے صاف ہونے کے بعد دیکھتے ہیں کہ حضرت صاحب نے جو حقیقی نبوت کا لفظ استعمال

کیا ہے تو مذکورہ بالا چار حقیقتوں میں سے کس حقیقت کے ماتحت یہ لفظ آتا ہے تاکہ مجاز کے معنے اسی حقیقت کے مقابل کی مجاز کے کئے جائیں۔ ×××××××× حقیقت لغویہ نہیں ہے۔ ×××××× یہ حقیقت شرعیہ بھی نہیں۔ ہاں اگر عوام کے محاورہ کو دیکھیں تو ان کے ہاں نبی بیشک اسی کو کہتے ہیں جو شریعت جدیدہ لائے یا بلاواسطہ نبوت پائے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ عوام اپنی نادانی سے نبی کی جو حقیقت بتاتے ہیں اس کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود پر نبی کا لفظ مجازاً استعمال ہوتا ہے مگر اس کے معنے صرف یہ ہونگے کہ آپ عوام کی اصطلاح کے رو سے نبی نہ تھے یعنے شریعت جدیدہ نہ لائے تھے۔ اور یہ معنے نہ ہونگے کہ آپ شریعت کے معنوں سے بھی مجازی نبی تھے۔ اب رہی چوتھی حقیقت یعنی حقیقت عرفیہ خاص۔ ××× حضرت مسیح موعود کی کتب میں دیکھیں تو آپ نے بھی عوام کو اپنی نبوت کی قسم سمجھانے کے لئے ایک اصطلاح قرار دے لی ہے اور اسکی یہ حقیقت قرار دی ہے کہ وہ شریعت لائے۔ اور اسکی وجہ صاف ہے۔ اور وہ یہ کہ عوام الناس میں نبی کی حقیقت شریعت کا لانا سمجھا گیا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود نے بھی عوام کے سمجھانے کے لئے انہی کی فرض کردہ حقیقت کو تسلیم کر کے انہیں سمجھایا ہے کہ میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ کوئی شریعت جدیدہ لایا ہوں بلکہ ان معنوں کی رو سے میں مجازی نبی ہوں یعنی شریعت لانے والے نبیوں سے ایک رنگ میں مشابہت رکھتا ہوں۔ گو شریعت لانے والا نبی نہیں ہوں۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی جدید شریعت نہیں۔ پس یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے عوام الناس کے خیال میں نبی کی جو حقیقت ہے اس کے لحاظ سے اور ...... عوام الناس کو سمجھانے کے لئے جو حقیقت نبوت بطور اصطلاح کے فرض کی ہے۔ اس کے لحاظ سے بھی آپ مجازی نبی ہیں۔ اور اس کا مطلب صرف اسقدر ہے کہ آپ شریعت نہیں لائے نہ یہ کہ اسلام کی اصطلاح میں بھی آپ نبی نہیں ہیں۔ ××× ××××××× حضرت مسیح موعود نے جہاں مجازی نبی اپنے آپ کو فرمایا ہے۔ اُس سے صرف اس حقیقت کا انکار مراد ہے۔ جو عوام الناس میں نبی کے متعلق سمجھی گئی ہے۔ یا اس حقیقت کا جو عوام الناس کو سمجھانے کے لئے حضرت مسیح موعود نے بطور اصطلاح قرار دی ہے۔ ورنہ یہ مُراد نہیں۔ کہ آپ شریعت کی اصطلاح کے مطابق نبی نہیں۔ اور نہ یہ کہ آپ لغت کے معنوں کے رو سے نبی نہ تھے کیونکہ قرآن کریم کو جب ہم دیکھتے ہیں۔ تو نبی کی جو حقیقت لکھی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود میں پائی جاتی ہے پس اس حقیقت کے لحاظ سے بھی حضرت صاحب کو مجازی نبی نہیں کہہ سکتے اور لغت نے جو حقیقت نبوت بیان کی ہے۔ وہ بھی حضرت مسیح موعود میں پائی جاتی ہے۔ پس لغت کے لحاظ سے بھی آپ مجازی نبی نہیں کہلا سکتے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود نے خود جو حقیقت نبوت کی اپنے مذہب کے طور پر بتائی ہے۔ وہ بھی آپ میں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ آپ نے لکھا ہے۔ کہ میں خدا کے حکم کے ماتحت نبی اسے کہتا ہوں۔ جو کثرت امور غیبیہ پر اطلاع پائے۔ اسی طرح لکھا ہے۔ کہ نبی کے معنوں پر غور نہیں کیگئی۔ وہ صرف یہ ہیں۔ کہ کثرت سے انسان امور غیبیہ پر مطلع کیا جائے۔ اسی طرح لکھا ہے کہ نبی کے لئے شرط نہیں۔ کہ کوئی جدید شریعت لائے یا یہ کہ کسی پہلے نبی کا متبع نہ ہو۔ پس حضرت مسیح موعود نبی جس شخص کا نام رکھتے ہیں۔ اور آپ کا یہ مذہب خدا کے حکم کے ماتحت ہے۔ اسکے لحاظ سے بھی آپ مجازی نبی نہیں کہلا سکتے۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ عوام الناس کی نبی کی تعریف کے ماتحت آپ مجازی نبی تھے۔ اور اسی طرح اس حقیقت کے مقابلہ میں جو بطور اصطلاح آپ نے لوگوں کو سمجھانے کے لئے مقرر کی ہے۔ آپ مجازی نبی تھے۔ یعنی کوئی جدید شریعت نہ لائے تھے ؛

چھٹا اعتراض اور اس کا جواب

پھر خواجہ صاحب نے مجاز و حقیقت کی بحث سے ہار کر اور اپنے آپ کو اس کے جواب کے ناقابل پاکر یہ الزام تراشا ہے کہ

"حضرت اقدس کی کھلی کھلی تعلیم کو میاں صاحب نے اپنے مخالف پاکر اسکے کثیر حصہ سے تو ایک لفظ کے ذریعہ اس طرح نجات پالی کہ حضرت اعلیٰ کی کل تصنیف ماقبل سنہ ۱۹۰۱ء متعلق مسئلہ نبوت حضرت اعلیٰ منسوخ مسترد اور ناقابل سند ہے"

جواب۔ یہ ایک بہتان ہے یہ ایک افترا ہے جو میرے آقا میرے مطاع پر باندھا گیا ہے حضور کے الفاظ حقیقۃ النبوۃ میں ملاحظہ ہوں:۔

بلکہ اس اصل سبب کو کھولکر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جو اس اختلاف کا باعث ہوا ہے۔ اور اس غلطی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں جسمیں پڑ کر بعض لوگوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کا انکار کر دیا۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ جو لوگ اس غلطی کو اچھی طرح سمجھ لینگے۔ کہ موجودہ اختلاف کس طرح اور کہاں سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ان کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ ایک لحاظ سے تو حضرت مسیح موعود کی **ابتدائی تحریرات** اور آخری تحریرات میں اختلاف ہے اور **ایک طور سے** بالکل کوئی اختلاف نہیں اور اسی نکتہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے۔ ××××××

اب ایک اعتراض رہ جاتا ہے اور وہ یہ کہ جب یہ ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود شروع دعوے سے اپنے اندر نبیوں کی سب شرائط کے پائے جانیکے مدعی تھے تو پھر آپ کیوں اپنے نبی ہونے سے انکار کرتے تھے اور اگر پہلے آپ انکار کرتے تھے تو بعد میں اسی دعوی کی بنا پر دعوئے نبوت کیوں کیا؟ ×××××× سو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سب

اختلاف ایک نہایت چھوٹی سی بات سے پیدا ہوا × × × × اس تمام اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود دو مختلف اوقات میں نبی کی دو مختلف تعریفیں کرتے رہے ہیں۔ ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ نبی کی اور تعریف کرتے تھے اور بعد میں آپنے جب اللہ تعالےٰ کی متواتر وحی پر غور فرمایا اور قرآن کریم کو دیکھا تو اس سے نبی کی تعریف اور معلوم ہوئی۔ چونکہ جو تعریف نبی کی آپ پہلے خیال فرماتے تھے اس کے مطابق آپ نبی نہ بنتے تھے اس لئے باوجود اسکے کہ سب شرائطِ نبوت آپ میں پائی جاتی تھیں آپ اپنے آپ کو نبی کہنے سے پرہیز کرتے تھے اور اپنے الہامات میں جب نبی کا نام دیکھتے اسکی تاویل کر لیتے اور حقیقت سے اُن کو پھیر دیتے۔ × × × × × × لیکن بعد میں جب آپ کو الہامات میں بار بار نبی اور رسول کہا گیا اور آپ نے اپنی پچھلی تیئیس سالہ وحی کو دیکھا تو اس میں برابر ان ناموں سے آپ کو یاد کیا گیا تھا میں آپ کو اپنا عقیدہ بدلنا پڑا × × × × اور چونکہ وہ تعریف جو قرآن کریم نبی کی کرتا ہے اس کے مطابق آپ نبی ثابت ہوتے تھے اس لئے آپنے اپنی نبوت کا اعلان کیا + × × × × × خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود چونکہ ابتداءً نبی کی تعریف یہ خیال فرماتے تھے کہ نبی وہ ہے جو نئی شریعت لائے یا بعض حکم منسوخ کرے یا بلاواسطہ نبی ہو اس لئے باوجود اس کے کہ وہ سب شرائط جو نبی کے لئے واقع میں ضروری ہیں آپ میں پائی جاتی تھیں آپ نبی کا نام اختیار کرنے سے انکار کرتے رہے اور گو ان ساری باتوں کا دعویٰ کرتے رہے جن کے پائے جانے سے کوئی شخص نبی ہو جاتا ہے لیکن چونکہ آپ ان شرائط کو نبی کی شرائط نہیں خیال کرتے تھے بلکہ محدث کی شرائط سمجھتے تھے اس لئے اپنے آپ کو محدث کہتے رہے اور نہیں جانتے تھے ایسی دعویٰ کی کیفیت تو وہ بیان کرتا ہوں جو نبیوں کے سوا اور کسی میں پائی نہیں جاتی اور نبی [illegible] انکار کرتا ہوں لیکن جب آپ کو معلوم ہوا کہ جو کیفیت اپنے دعوے کی آپ شروع دعویٰ سے بیان کرتے چلے آئے ہیں وہ کیفیت نبوت ہے نہ کہ کیفیت محدثیت۔ تو آپ نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا اور جس شخص نے آپ کے نبی ہونے سے انکار کیا تھا۔ اُس کو ڈانٹا کہ جب ہم نبی ہیں تو تم نے کیوں ہماری نبوت کا انکار کیا + × × × پس جب تک کہ آپ نبی کی یہ تعریف کرتے رہے کہ اس کے لئے شریعت جدیدہ لانا یا بلاواسطہ نبوت پانا ضروری ہے آپ اپنے نبی ہونے سے انکار کرتے رہے اور جب یہ معلوم ہوا کہ یہ باتیں شرائط نبوت سے نہیں ہیں اور جو شرائط نبوت ہیں وہ سب آپ میں پائی جاتی ہیں تو آپ نے اپنے نبی ہونے کا اقرار کیا۔ × × × × ×

پس جہاں جہاں آپ نے اپنے نبی ہونے سے انکار کیا ہے یا نبی بمعنے محدث لیا ہے اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ آپ شریعت جدیدہ کے لانے یا براہِ راست نبوت کے پانے سے انکار کرتے ہیں کیونکہ اُسوقت آپ کے نزدیک نبی کے یہی معنے تھے اور یہی وجہ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں" (ایک غلطی کا ازالہ) × × × × × × اور اس وجہ سے آپ کے انکار کے صرف یہی معنے کئے جا سکتے ہیں جو آپ نے خود کر دیئے ہیں کہ آپ نے جب انکار کیا درحقیقت شریعت جدیدہ لانے یا براہِ راست نبوت پانے سے کیا ہے کیونکہ آپکے خیال میں اسوقت نبی کے یہی معنے تھے پس یہ نہ دیکھا جائے گا کہ آپ نے لفظ نبی سے انکار کیا ہے بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ نبی کے لفظ کے کیا معنے سمجھ کر اس سے انکار کیا ہے۔ × × × × × ×

غرضکہ اے عزیزو! یہ وہ سبب ہے جسکی وجہ سے حضرت صاحب کی مختلف تحریروں میں اختلاف معلوم ہوتا ہے اور یہ دیکھ کر ہماری جماعت کے بعض لوگوں کو ٹھوکر لگ گئی ہے لیکن درحقیقت یہ نزاع لفظی ہے۔ × × × × × ×

اس جگہ میں اس بات کا اظہار کر دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ کسی شخص کو یہ شبہ ہونا چاہیئے کہ اگر نبی کی تعریف وہی تھی جو قرآن کریم اور لغت سے آپ لکھتے ہیں کہ ثابت ہے۔ اور حضرت مسیح موعود اسکے خلاف تعریف کرنیوالوں کو نادان فرماتے ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود ایک مدت تک اس عقیدہ کو کیوں مانتے رہے۔ اور کیا خود حضرت مسیح موعود پر اعتراض وارد نہیں ہوتا + یہ شبہ بالکل بے اصل ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک بات جبتک پوشیدہ اور پردۂ خفا میں ہو۔ اسے اصل کے خلاف ماننا ایک اور بات ہے۔ لیکن پردہ اُٹھ جانے پر پھر بھی غلطی سے نہ ہٹنا ایک اور بات ہوتی ہے۔ × × × × × × × × × ×

× کہ حضرت مسیح موعود اپنے دعوے کی جو تفصیل بیان کرتے رہے ہیں۔ وہ ہمیشہ سے وہی رہی ہے جو نبیوں کے دعویٰ کی ہوتی ہے۔ گو ایک وقت ایسا بھی گذرا ہے۔ کہ اُسکو نبوت کے نام سے موسوم نہیں فرماتے تھے +

ان حوالجات سے صاف ظاہر ہے کہ بلحاظ تشریح و تفصیل کے مسیح موعود کا مذہب دربارہ اپنی نبوت کے ہمیشہ ایک ہا ہے صرف ایک تعریف میں فرق پڑا۔ پس ۱۹۰۱ء سے پہلی کتابیں یا نبوۃ کے متعلق دلائل ہرگز منسوخ نہیں۔ صرف لفظ نبوت کے انکار یا اپنے آپکو محدث کہنے سے وہ مراد ہے جو حقیقۃ نبوۃ میں بیان ہوئی اور جسے خود حضرت اقدس نے ایک غلطی کے ازالہ میں رقم فرمایا۔ کہ جس جس جگہ میں نے نبوت سے انکار کیا ہے وہاں ان معنوں سے کیا ہے کہ صاحب شریعت یا براہ راست رسول نہیں۔ باقی نبی ہونے سے کبھی انکار نہیں کیا۔ غرض اخیر میں دوبارہ کہتا ہوں کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے حوالوں کے ترمیم کے متعلق حضرت خلیفہ ثانی نے منسوخ کا لفظ صرف انہی معنوں میں استعمال کیا ہے جن معنوں میں خود حضرت اقدس نے لیا ہے کوئی نیا مذہب نہیں۔ جسپر ہم سے حلف لینے کی ضرورت ہو۔ کیونکہ یہ بات بدیہات سے ہے اور جب حوالہ سے ثابت ہے تو اسپر حلف ایک لغو ہے جس سے مومن اعراض کرتے ہیں + راقم کو خوب جانتے پہچانتے ہو تم